O

کسی نے ذات کے منظر میں خود کو دیکھ لیا
کسی نے رات کے منظر میں خود کو دیکھ لیا

غرور، جھوٹ، تجسس، حسد، غلامیِ نفس
شعورِ ذات کے منظر میں خود کو دیکھ لیا

تمہیں بھی خوف نہیں اب رہا زمانے کا
کسی کی مات کے منظر میں خود کو دیکھ لیا

https://emad-ahmad.com/

اندھیرے شہر میں آسیب بن کے گھومتا ہے
کہ جس نے رات کے منظر میں خود کو دیکھ لیا

حسینؓ ہو کہ ہو ابنِ زیاد جان لیا
کہو! فرات کے منظر میں خود کو دیکھ لیا

وہ مردِ حُر ہی بنے گا کہ جس نے جرم کے بعد
پھر اپنی گھات کے منظر میں خود کو دیکھ لیا

عماد خود کو بشر اب کہوں تو کس منہ سے
بشرﷺ کی نعت کے منظر میں خود کو دیکھ لیا

https://emad-ahmad.com/